بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۹ نبوت ۱۳۴۶ھش ۲۵ شعبان ۱۳۸۷ھ ۲۹ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۶۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان تقویٰ کا طالب ہے، تو ضروری ہے کہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

جو لوگ تدابیر اور دعا دونوں کا حق بجا لاتے ہیں خدا تعالیٰ ضرور ان پر رحم کرتا ہے

"جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کرکے اپنی تجویز او رتدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن مومن اور سچے مومن کا یہ شیوہ نہیں وہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں دی گئی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور ان کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے۔

اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے۔ پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے۔ اسی کے واسطے کہا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

اس میں کس قدر ہدایت تدبیر کو عمل میں لانے کے واسطے کی گئی ہے۔ تدبیر میں خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۸ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام پونے چھ بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت سفر سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (سابق) سندھ کے دورے سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

—• مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت (سابق) سندھ میں عارضہ نمونیہ بیمار رہیں۔ ویسے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—• افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میجر جنرل اختر حسین صاحب اور میجر جنرل عبدالعلی صاحب کے والد ماجد محترم ملک غلام نبی صاحب ریٹائرڈ اے۔ڈی۔آئی کل مورخہ ۲۷ نومبر کو ۸۲ سال کی عمر میں بمقام جہلم وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ جنازہ جہلم سے ربوہ لایا گیا۔ رات کو ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات دے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ۔ ہفتہ، اتوار مقرر فرمائی ہیں۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

جلسہ سالانہ قادیان کا دوسرا دن

پاکستانی قافلہ آج واپس آرہا ہے

محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان کا دوسرا دن بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وخوبی گزر گیا۔ سامعین کی تعداد سات سو تک ہوگئی تھی۔ — پاکستانی قافلہ آج ۲۸ کو واپس گنڈا سنگھ والا بارڈر کراس کرے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قافلہ کا حافظ وناصر ہو۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف علاقوں سے جو احمدی احباب اس جلسہ میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی حفاظت میں رکھے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۶۷ء

نشانات

(۲)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات کے گزشتہ اقتباسات سے واضح ہوتا ہے جو نشانات کسی مامور من اللہ کو دیئے جاتے ہیں۔ ایک طرف تو ان نشانات سے خود باری تعالےٰ کے وجود پر دلیل محکم قائم ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ مامور من اللہ کا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔

یہ نشانات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہوتے ہیں جو پہلے بندگان حق نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اس خاص مامور من اللہ کے لئے بطور پیشگوئی کے بیان کئے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کسوف و خسوف کی پیشگوئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ نشانات جو میرے دعوے کے ساتھ مخصوص تھے اور جن کی قبل از وقت اور نبیوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی تھی وہ بھی پورے ہوگئے۔ مثلاً ان میں سے ایک کسوف و خسوف کا ہی نشان ہے جو تم سب نے دیکھا یہ صحیح حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہوگا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو یہ کہے کہ اس نے یہ نشان نہیں دیکھا؟ اور ایسا ہی یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں طاعون پھیلے گی۔ یہاں تک شدید ہوگی کہ دس میں سے سات مر جائیں گے اب بتاؤ کہ کیا طاعون کا نشان ظاہر ہوا یا نہیں پھر یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ کیا ریل کے اجرا سے یہ نشان پورا نہیں ہوا۔ میں کہاں تک شمار کروں۔ یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے۔ اب غور کرو کہ میں تو دعوے کرنے والا دجال اور کاذب قرار دیا گیا۔ پھر یہ کیا غضب ہوا کہ مجھ کاذب کے لئے ہی یہ سارے نشان پورے ہوگئے؟ اور پھر اگر کوئی آنے والا اور ہے تو اس کو کیا ملے گا؟ کچھ تو انصاف کرو اور خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ کیا خدا تعالےٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ پر آیا وہ ناکام اور نامراد رہا۔ اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا۔ میں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتادے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۲۵۸۔ صـ۲۵۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور پر وہ تمام باتیں واقع ہوئی ہیں جو پہلے بندگان حق نے مسیح موعود کے ظہور کے نشانات کے طور پر بتائی ہوئی تھیں۔ آپ کے ظہور کے وقت کے نشانات قرآن و حدیث میں بتائے گئے ہیں۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان مخالف الرائے علماء کو کیا ہوگیا وہ خود سے کیوں قرآن شریف اور احادیث کو نہیں پڑھتے کیا انہیں معلوم نہیں کہ جس قدر اکابر امت کے گزرے ہیں وہ سب

۲ کے سب مسیح موعود کی آمد چودھویں صدی میں بتاتے رہے ہیں اور تمام اہل کشوف کے کشف یہاں آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ حجج الکرامہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ چودھویں صدی سے آگے نہیں جائے گا۔ یہی لوگ منبروں پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے تھے۔ کہ تیرھویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے۔ اور چودھویں صدی مبارک ہوگی مگر یہ کیا ہوا کہ وہ چودھویں صدی جس پر ایک موعود امام آنے والا تھا۔ اس میں بجائے صادق کے کاذب آگیا اور اس کی تائید میں ہزاروں لاکھوں نشان بھی ظاہر ہوگئے۔ اور خدا تعالےٰ نے ہر میدان اور مقابلہ میں نصرت بھی اسی کی کی۔ ان باتوں کا ذرا سوچ کر جواب دو۔ یونہی منہ سے ایک بات نکال دینا آسان ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے خوف سے بات نکالنا مشکل ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۲۵۹)

یہ تمام نشانات آپ کی ذات میں پورے ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات میں نہایت تفصیل سے ان نشانات کو بیان کیا ہے۔ جن کو اب تمام علماء بھی تسلیم کرنے لگے ہیں۔ مثلاً دجال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا عروج وغیرہ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان میں عبادت موجب بخشش ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایماندار ہو کر اور ثواب سمجھ کر رمضان میں عبادت کرے۔ تو اس کے تمام گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الایمان)

قطعات

اسی کی کارسازی ہے بہر گام
مری کوشش نہیں جز کوشش خام
مری ہستی کی جس نے ابتدا کی
اسی کے ہاتھ میں ہے میرا انجام

مری ہستی میں زیر و بم نہیں ہے
ترے غم کے سوا اب غم نہیں ہے
کرشمہ ہے ترے لطفِ نظر کا
مجھے پروائے دو عالم نہیں ہے

سعید احمد اعجاز

ایک آسمانی تحفہ ـــــ السّلام علیکم

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر "شاہد" مربی سلسلہ احمدیہ ضلع میانوالی)

السلام علیکم کہنا ایک عظیم الشان اسلامی شعار ہے جو اخوت و محبت اور باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو اسلامی معاشرہ میں ہمدردی، شفقت اور محبت کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے ایک تحفہ قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً۔

(سورۃ النور آیت ۶۲)

(ترجمہ) یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو تو پہلے اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بڑی برکت والا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

قرآن کریم میں اور کسی چیز کو اس رنگ میں تحفہ قرار نہیں دیا گیا جیسے سلام کو تحفہ کہا گیا ہے یہاں تک کہ مرنے کے بعد بھی جو تحفہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا وہ یہی ہوگا کہ فرشتے آکر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے مقرب بندوں کو سلام کہیں گے۔

بعض اوقات لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ مجھے کون سی ضرورت ہے کہ میں کسی کو سلام کہوں کیونکہ وہ اپنے تئیں بڑا سمجھتا ہے۔ ایسا سمجھنا ہرگز درست نہیں کیونکہ جب اللہ تعالےٰ جو بلند شان اور کبریائی والا ہے وہ بھی اپنے بندوں کو سلام کہتا ہے اور سب سے پہلی چیز جو مومن کو خدا تعالےٰ کی ملاقات کے موقعہ پر حاصل ہوگی وہ یہی سلام ہے۔

سلام کا وجوب ـــ احادیث کی روشنی میں

ہمارے آقا سیدنا حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہنے کی بہت تاکید کی ہے اور اسے باہمی اتحاد اور محبت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ روایت ہے:۔

"عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم خمسٌ تجب للمسلم علی اخیہ ردّ السّلام و تشمیت العاطس واجابۃ الدّعوۃ و عیادۃ المریض واتباع الجنائز۔"

(صحیح مسلم مصری۔ الجزء السابع کتاب السلام)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنے بھائی کے لئے پانچ باتیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کا جواب دینا۔ دعوت کا قبول کرنا۔ مریض کی عیادت کرنا اور جنازہ کے ساتھ جانا۔

ایک اور روایت میں ہے:۔

قال اذا لقیتہ، مسلّم علیہ۔

(صحیح مسلم کتاب السلام)

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو ملے تو اسے سلام کہے۔

راستہ کا حق

ایک حدیث میں سلام کہنے کو راستے کے حقوق میں سے قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے:۔

"قال ایاکم والجلوس بالطرقات قالوا یارسول اللہ مالنا بدٌّ من مجالسنا نتحدّث فیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا ابیتم الاّ المجلس فاعطوا الطریق حقّہٗ قالوا وما حقّہٗ قال غضّ البصر وکفّ الاذیٰ وردّ السّلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔"

(صحیح مسلم جزء ۷ کتاب السلام)

یعنی حضورؐ نے فرمایا اے لوگو راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بیٹھنا ضروری ہے۔ ہم مجالس میں باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹھنا ناگزیر ہو تو راستہ کا حق اسے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کا کیا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا غضِ بصر۔ تکلیف دہ باتوں سے رکنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

اس روایت میں سلام کہنا راستہ کا حق قرار دیا ہے جس سے سلام کی اہمیت اور وجوب ظاہر و عیاں ہے۔

کون کس کو سلام کہے

ایک حدیث میں مذکور ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

یسلّم الرّاکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر۔

(صحیح مسلم جزء ۷ کتاب السلام)

یعنی سوار شخص کو (پیدل) چلنے والے پر، اور چلنے والے کو بیٹھے ہوئے پر اور قلیل تعداد کو کثیر تعداد پر سلام کہنا چاہئے۔

بچوں کو سلام کہنا

بچوں کو، سلام کہنے کے بارے میں بھی خاص تاکید آئی ہے۔ روایت ہے:۔

"عن انسٍ ابن مالکٍ انّ رسول اللہ مرّ علیٰ غلمانٍ فسلّم علیھم۔

(صحیح مسلم الجزء السابع کتاب السلام)

یعنی حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے انہیں سلام کہا۔

سلام کہنے کیلئے جان پہچان ضروری نہیں

سلام کہنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کسی جان پہچان رکھنے والے شخص کو ہی سلام کہا جائے بلکہ حضورؐ کا تو ارشاد ہے

"سلّم علیٰ من عرفت و من لم تعرف۔

یعنی سب کو سلام کہیں خواہ کوئی واقف ہو یا نہ ہو۔

صحابہؓ میں سلام کی پابندی

صحابہ رضوان اللہ علیہم سلام کہنے کے اس قدر پابند تھے کہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ دوسرے صحابیؓ کے پاس آئے اور بازار جانے کے لئے کہا۔ اس صحابیؓ نے خیال کیا کہ بازار میں کوئی کام ہوگا۔ لیکن وہ بازار میں گھوم کر واپس چلے گئے۔ چند دن بعد دوبارہ بازار جانے کے لئے کہا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی کام ہے یا یونہی ساتھ لے چلے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں بازار اس لئے جاتا ہوں کہ کئی دوست ملتے ہیں وہ ہم کو سلام کہتے ہیں اور ہم ان کو سلام کہتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سلام کہنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے اور اسے اخوت اسلامی کے قیام کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اخوتِ اسلامی کے قیام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ پس تم سلام کو چھوٹی اور معمولی بات سمجھ کر نہ چھوڑو بلکہ اس کی نگہداشت کرو۔ کیونکہ شریعت نے اسے ایک اسلامی شعار قرار دیا ہے وہ لوگ جو بڑے درجوں پر ہیں انہیں چاہئے کہ چھوٹوں کو سلام کیا کریں۔ اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ کوئی بھی سلام نہ کہے اور دونوں خاموشی سے گزر جائیں بلکہ میرے نزدیک بڑوں کو سلام کرنے میں سبقت اختیار کرنی چاہیئے تاکہ انہیں دیکھ کر دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو اور وہ بھی اس قومی شعار کو اختیار کرلیں۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صـ۲۰۶)

پس اسلامی معاشرے کے اس عظیم الشان شعار کو جو اخوتِ اسلامی کا آئینہ دار ہے اپنانا چاہیئے تاکہ ہمارے معاشرہ میں باہمی محبت و اخوت اور اتفاق و اتحاد کے اوصاف برقرار رہیں +

بیت المقدس کی موجودہ پوزیشن اور یہودی عزائم

"ہیکل سلیمان مسجد اقصیٰ کی جگہ دوبارہ بنایا جائے گا"

یہودی لیڈر ملتشت کا بیان

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۱)

بعثتِ نبویؐ کے دسویں سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کا واقعہ پیش آیا۔ اور یہ واقعہ دراصل حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح و ظفراور امتِ مسلمہ کی کامیابی و کامرانی کی طرف ایک اشارہ تھا۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں اس تاریخی واقعہ کا اظہار کیا وہاں اس کا مقصدِ عظیم یوں بیان کیا

لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا

(بنی اسرائیل)

تاکہ ہم آپ کو بعض نشانات دکھائیں۔ تمام انبیاء کا آپؐ کی اقتداء میں نماز کا ادا کرنا یہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا اظہار تھا اور یہ کہ آپؐ کی ذاتِ مبارک ہی سید الانبیاءؐ ہے۔

عملی طور پر خدا تعالےٰ نے بیت المقدس کا علاقہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کو دیا جبکہ اسلامی فوج فتح حاصل کرتی ہوئی بیت المقدس میں داخل ہو گئی۔ اس شہر کا محاصرہ کرنے کے لئے شہر کے اردگرد اسلامی لشکر نے اپنا پڑاؤ ڈال دیا مگر اسلامی لشکر کی بعض سرکردہ شخصیتوں نے عیسائیوں سے یہ شہر مسلمانوں کے سپرد پُرامن طریق سے کر دینے کے لئے کہا۔ مگر سب سے بڑے پادری نے اسلامی لشکر کے کمانڈر سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شہر آپ کے خلیفہ کے سپرد کیا جائے گا۔ یہ اسلامی رواداری کا بیّن ثبوت ہے کہ بیت المقدس کا شہر کلیۃً مسلمانوں کے قبضہ میں آسانی سے آسکتا تھا مگر اس شہر کے تقدس اور عظمت کے پیشِ نظر مسلمان کمانڈر کی طرف سے اس شہر اور اس کے باشندوں کو بچانے کے لئے اور مقدس مقامات کی حرمت کے پیشِ نظر یہ درخواست کی گئی تھی۔ اس درخواست کے جواب میں مسلمان جرنیلوں اور فوجی افسروں نے حضرت عمرؓ کو یہ پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ایک غلام کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہو جاتے ہیں۔ اس سفر میں حضرت عمرؓ اور غلام باری باری سوار اور پیدل ہونے کی صورت میں بیت المقدس میں پہنچتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے لباس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ عیسائی پادری اس منظر کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ عیسائی پادری اور جنگجو اشخاص نے شہر کی فصیل سے اُتر کر سب سے بڑا دروازہ کھول دیا اور حضرت عمرؓ شہر میں داخل ہو گئے۔ عیسائیوں نے آپ کا بصد احترام استقبال کیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا ہماری مقدس کتابوں میں شہر بیت المقدس کے فاتح کی جو علامات درج ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں اس لئے ہم یہ شہر آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کے تمام اہم اور تاریخی مقامات کی زیارت کی۔ سب سے بڑے گرجے جسے کنیسة القیامة کہا جاتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ آپ نماز پڑھنے کے لئے گرجے سے باہر تشریف لے آئے۔ عیسائی پادری نے انتہائی خواہش کا اظہار کیا کہ آپ گرجے میں ہی نماز ادا کر سکتے ہیں مگر آپؓ نے مستقبل کے حالات اور کوائف کے پیشِ نظر نماز گرجا سے باہر متصل جگہ میں ادا کی جسے مسجد عمر کہا جاتا ہے۔ خاکسار نے یہ مسجد اور گرجا بھی دیکھا ہوا ہے۔ گرجا کے بڑے دروازہ کے سامنے ایک مرلہ سے بھی کم جگہ پر یہ مسجد ہے اور اس کے نشانات اب تک محفوظ ہیں۔ آپ نے عیسائیوں کی درخواست کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اگر مَیں اس جگہ نماز ادا کر لوں تو آئندہ مسلمان فاتحین اس کو بنیادی امر قرار دیدیں گے۔

(۲)

بیت المقدس کا شہر مدّوجزر کے ادوار اور کئی تاریخی مراحل سے گذرا اور یہ مسلمانوں کے زیرِ اقتدار رہا۔ جنگِ عظیم میں برطانوی حکومت نے فلسطین کا علاقہ ترکوں سے چھین لیا اور برطانوی کمانڈر لارڈ ایلنبی ALLENBY نے بیت المقدس پر دسمبر ۱۹۱۷ء میں مکمل قبضہ کر لیا اور فلسطین بیک وقت ترکوں اور عربوں کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ بیت المقدس کے وسطی چوک میں کمانڈر ایلنبی نے کہا کہ آج سے صلیبی جنگوں کا اختتام ہوتا ہے مگر باوجود اس کے بیت المقدس کا شہر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہی رہا۔ حالیہ جنگ میں یہود نے اس شہر پر قبضہ کر لیا اور اب رائٹر نے یہ خبر دی

"عمان ۳۰ ر اکتوبر۔ گذشتہ شب مسلمانانِ اردن نے معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب مسعود مجبوراً مقامی مسجد میں منائی حالانکہ پچھلے چودہ سَو سال سے یہ تقریب بیت المقدس کی مسجدِ اقصےٰ میں منائی جاتی تھی۔ اس سال مسلمان مسجد اقصیٰ میں اجتماع نہیں کر سکے اور نہ ہی حسب سابق معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب منا سکے کیونکہ سارے بیت المقدس پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔"

تقسیم فلسطین سے پہلے ۱۹۴۶ء میں عاجز حیفہ سے بیت المقدس گیا اور وہاں مسجدِ اقصےٰ کی ایک بیرونی دیوار پر یہودی سر کی ٹکر سے روتے ہوئے دیکھے۔ کیا نوجوان اور کیا بوڑھے۔ عورتیں ان کی آنکھوں سے آنسو رواں اور پورے ماتم کی کیفیت سے آنسو بہا رہے تھے۔ اس دیوار کو دیوارِ گریہ (Wailing Wall) کہا جاتا ہے مگر آج یہود بین الاقوامی سازش سے اس شہر پر قبضہ کر چکے ہیں یہود کے اس شہر کے متعلق کیا عزائم ہیں؟ چنانچہ مشہور یہودی لیڈر ملتشت کا بیان ہے کہ

"آج وہ دن بہت ہی قریب آچکا ہے جس میں ہیکل سلیمان مسجد اقصےٰ کی جگہ دوبارہ بنایا جائے گا۔"

"مَیں اپنی بقیہ زندگی مسجدِ اقصےٰ کی جگہ ہیکل سلیمان کی تعمیر کے لئے وقف کرتا ہوں۔"

یہ صورتِ حال مسلمانانِ عالم کے لئے المیہ ہے۔ اگر آج عالمِ اسلام کے اتحاد کی تکمیل ہو جائے تو یہود کا خواب ہرگز ہرگز شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ماضی کو فراموش کر دیں اور اس سے درسِ عبرت حاصل کریں اور آئندہ کے لئے تعمیری لائحہ عمل اختیار کریں۔

درخواستِ دُعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری حمید احمد صاحب خالد ایم۔ اے لائبریرین جامعہ احمدیہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصر اللہ خاں ناصر)

چندہ عام دینے والے وصیّت کنندوں کے لئے ضروری اطلاع

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ وصیت کرنے والے احباب جن پر چندہ عام واجب ہے کے لئے لازم ہوگا کہ وہ اپنی وصایا کے ساتھ مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق اس امر کے متعلق بھی پیش کریں کہ وہ وصیت کرنے سے پہلے چندہ عام کے بقایا دار نہیں ہیں۔ اس تصدیق کے بغیر کوئی وصیت قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

جُملہ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال بھی اس اعلان کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

معاصرین سے

کچھ غمِ دوراں

وہ "تضادات" جو تاریخ کے ہر دور میں قوموں کو کھاتے رہے

اُن کے خیال میں "سارے پاکستان کے لوگ کافر ہیں"

(منقول از ہفت روزہ شہاب ۱۷ نومبر ۶۷ء)

ہم سب کا زبانی دعویٰ اور غالباً ہم سب کی دلی خواہش یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اس لئے پاکستان میں اسلام ہی کی حکومت ہونی چاہیئے۔ موجودہ آئین کی پیشانی پر جب پاکستان کے ساتھ "اسلامی جمہوریہ" کا لفظ شامل نہیں کیا گیا اور یہ دلیل دی گئی کہ نام کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس لئے "اسلامی جمہوریہ" کا نام لکھنا ضروری نہیں ہے تو ملک کے چاروں طرف ایک غلغلۂ عظیم پیدا ہوا اور یہ غلغلہ اس وقت تک کسی طاقت سے نہیں تھم سکا جب تک پاکستان کے ساتھ یہ اعلان شامل نہیں کیا گیا کہ یہ "اسلامی جمہوریہ" ہے یہ اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے کہ پاکستان میں ایک خود فریبی اقلیت کے سوا اس ملک کو اسلام کے رنگوں میں رنگ دینے کی خواہشمند اکثریت دل سے چاہتی ہے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین نافذ ہوں اور اس ملک کے باشندے ان قوانین کے سانچے میں اپنی زندگی کو ڈھالنے کے مواقع حاصل کر سکیں۔

اس لئے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ اصول کیا ہیں جنہیں ہم اسلامی اصول و قوانین نام دیتے ہیں اور جن کے متعلق ہماری دلی خواہش ہے کہ وہ ہم میں جاری اور نافذ ہوں اور ہمیں اس ملک میں اس زمانے کو واپس لانے کا موقع مل سکے جو قرون اولیٰ میں ایک جھلک دکھا کر مسلمانوں کی تاریخ سے اوجھل ہو گیا تھا؟ اور اسی سوال کا جواب ہے جو انتہائی بھیانک "تضادات" پیدا کر رہا ہے۔ باہم متضاد اور ایک دوسرے کی نفی کرنے والے جوابات کا ایک فلک گیر شور ہے جس میں صدائے جرس اور صدائے رحیل دونوں گم ہو کر رہ گئی ہیں اور ہم پاکستان کے بننے سے بیس سال کے بعد اپنے آپ کو انتہائی طور پر گم کردہ راہ محسوس کرنے لگے ہیں، اس عظیم اور ہولناک بدقسمتی کا ہلکا سا جائزہ دیکھئے کے لئے ان واقعات کو بغور ملاحظہ کیجئے جو ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

جماعت اسلامی کا دعویٰ

ہے کہ وہ اسلام کی واحد مفسر جماعت ہے اور اس نے مسلمانوں میں ایک ایسی فکری تحریک کو جنم دیا جو پڑھے لکھوں اور ان پڑھوں دونوں کے لئے نسخۂ کیمیا کا حکم رکھتی ہے اور جس کا بنایا ہوا "ادارت دھارا" ہر نظری عارضے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے لیکن اس مفکر جماعت نے بھی مسلمانوں میں نظری اختلافات کے جو بیج لگائے اور جن پودوں کو سینچا ان سے قطع نظر یہ عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ کہ یہ جماعت بھی اپنے نہایت زندت پسند مرکزی نظام کے باوجود دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس جماعت کے اہم ارکان نے اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد ایک نئی جماعت کی تشکیل کر لی ہے۔ یہ نئی جماعت پاکستان میں اسلام کے قوانین و آئین کی تشریح و توضیح کس طرح کرے گی اور اس ضرورت کو کس حد تک پورا کر سکے گی جس کا ذکر سطور بالا میں ہوا۔ یہ بہر حال دیکھنے کی بات ہے۔ اس جماعت میں جن محترم شخصیتوں کا اجتماع ہوا ہے ان کے اخلاص پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اور ان کی اسلام فہمی کے ہم دل سے مداح ہیں۔ اسلئے اس جماعت سے ہماری توقعات نہایت خوشگوار ہیں۔ تاہم جماعت اسلامی کا دو نیم ہو جانا اپنی ذات میں "تضادات" کے نقطۂ نظر سے ایک اہم واقعہ ہے۔

اسی طرح پاکستان کا سواد اعظم یعنی اہل سنت والجماعت کے اس حصے کو جو بریلوی کہلاتا ہے۔ لاتعداد شگافوں کا سامنا ہے۔ اس کے دو واضح گروپ موجود ہیں۔ ایک کی قیادت مولانا بدایونی کے ہاتھ میں سمجھی جاتی ہے اور دوسرا حصہ

مولانا ابوالبرکات وغیرہ کا گروپ

کہلاتا ہے۔ ہماری ان دو پر ہی تسلی نہیں ہو سکی اور اب ایک تیسرا گروپ آہستہ آہستہ سر رکھتا رہا ہے۔ جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اکثریتی گروپ ہے اس گروپ نے حال ہی میں انجمن خدام الصوفیا کے سالانہ اجلاس میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ صاحبزادہ فیض الحسن کو اوقاف بورڈ سے رخصت کر دیا جائے۔ وجہ یہ بیان کی ہے کہ صاحبزادہ صاحب پاکستان کے غدار رہے ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت انہیں نمائندہ نہیں سمجھتے۔ ایک جماعت تین شاخوں میں تقسیم ہو کر پاکستان میں اسلامی قانون اور اصول کو نافذ اور رائج کرنے میں کس حد تک مؤید و معاون ہو سکے گی۔ بالخصوص اس وقت جبکہ ان تینوں گروہوں کا منشاء باہمی جدال ہو اور جب ان کے زعماء نہایت درجہ چھوٹے چھوٹے مفادات کے بے شمار تنگ دائروں میں سمٹ کر قرآن اور سنت کے تیرو تفنگ سے ایک دوسرے پر وار کر رہے ہوں۔ ہمیں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ جواب ظاہر اور عیاں ہے اور اس پر آنسو بہانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

جمعیۃ اہلحدیث ان سب سے

زیادہ افسوسناک مثال بن رہی ہے۔ یہ جمعیتہ مولانا داؤد غزنوی مرحوم کے زمانے میں نہایت درجہ متحد و متفق ہونے کی وجہ سے قابل قدر راشتی کاموں کیلئے اپنا ایک مقام پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن مرحوم کی آنکھیں بند ہوتے ہی دو بلکہ تین حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے اور اسی تقسیم کا ایک عجیب و غریب اثر یا اظہار یہ ہے کہ اس کی حالیہ سالانہ کانفرنس جو اسی مہینے کے آغاز میں باغ بیرون موچی دروازہ میں منعقد ہوئی۔ نظر انتشار کا عجیب و غریب منظر بن کر رہ گئی۔ اس میں حضرت مولانا مرحوم کے لائق فرزند پروفیسر مولانا ابوبکر غزنوی اور مولانا عبدالقادر روپڑی جیسی اہم شخصیتیں شامل نہیں ہوئیں اور جمعیۃ کو اپنی رفتار برقرار رکھنے کے لئے باہر کی بعض "بیساکھیوں" کا سہارا لینا پڑا۔

لیکن اس سے بھی زیادہ قابل افسوس وہ صورت ہے جو اس جماعت کے بٹوارے میں شدت پسند عناصر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اس جماعت کے دو واضح گروہ ہیں اہلحدیث حضرات کا ایک طبقہ امارتی نظام چاہتا ہے اور اپنے اندر اطاعت امیر کا جذبہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا صدارتی نظام کے لئے بے قرار ہے اور اپنے "صدر" کے ساتھ تمام وفاداریاں منسلک کرنا چاہتا ہے۔ ان حضرات میں سے "امارتی" نظام کے خواہشمندوں میں سے کچھ لوگ ہمارے دوست مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری کو امیر منتخب کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور پمفلٹوں اور پوسٹروں کے ذریعہ جماعت میں نظم و نسق پیدا کرنے کے نام پر ایسی باتیں اچھال رہے ہیں جو نئی نسل کو اسلام سے بیگانہ ہی نہیں متنفر بھی کر دیں گی ان باتوں کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔

ان کے ایک "العبد المسکین" خواجہ عطاء الرحمان نے ایک پوسٹر کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ وہ مولانا صاحب ممدوح کے "امیر جماعت المسلمین" ہونے کو تسلیم کرتے اور ان کی بیعت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی مولانا صاحب ممدوح کے ایک اعلان کو "حامیان شرع متین" کے "کیا فرماتے" ہیں کے لئے پیش کرتے ہیں اعلان ملاحظہ کیجئے اور نئی نسل پر اس کے ممکن اور متوقع اثر کا اندازہ خود ہی لگائیے۔ اعلان میں فرمایا گیا ہے:

"تحقیق کافر ہوئے وہ
لوگ جنہوں نے اذانیں دیں
اور نمازیں ادا کیں بحساب
اوقات گھڑیاں مروجہ کے
اور ترک کیا سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور نہ
حساب رکھا سایہ کا واسطے
اذان اور نماز کے روزانہ
اور توڑا تعلق سنت سے
براہ راست"

پورے پاکستان کے مسلمانوں کو کافر کہہ دینے کی جرأت کرنے والے اس بزرگ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے استنباط کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گھروں کے بجائے مسجدوں میں نماز پڑھنی چاہیئے جو انفرادیت کی بجائے اجتماعیت کی تلقین ہے۔ اس کے ساتھ یہ ارشاد بھی ہوا ہے کہ:۔

"اور وہ لوگ بھی ظالم ہو کر کافر ہوئے جنہوں نے مسجدوں میں گھڑیاں لٹکا دیں اور پھر مسجدوں پر رات اور دن کے کسی حصہ میں تالے لگا دئے، اور وہ لوگ بھی شیطان کے پیروکار ہو کر کافر ہوئے جنہوں نے داڑھی مونڈھی یا منڈوائی اور مطمئن ہوئے۔"

اس "تاریخی دستاویز" میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اہل حدیث حضرات نے مولانا محمد عبد اللہ صاحب مظفر گڑھی کے دو جائز مطالبات کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ ایک مطالبہ یہ تھا کہ خطبہ کو اس حد تک مختصر کر دیا جائے کہ "خطبۂ مسنونہ اور اس کے ترجمہ کے بعد صرف ایک آیت اور اُسی کا ترجمہ یا ایک حدیث اور اسی کا ترجمہ رہ جائے" لیکن اہل حدیث نے یہ ستم کیا کہ لاہور کانفرنس میں "ایک گھنٹہ سے زائد وقت میں مروجہ رسمی وعظ کیا گیا" دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ مولانا محمد حسین شیخوپوری کو امیر تسلیم کیجئے اور بیعت کا سلسلہ شروع کیجئے۔ ظاہر ہے یہ مطالبہ بھی تسلیم نہیں کیا گیا پوسٹر سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ ان دونوں مطالبات کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے اور مسجدوں میں گھڑیاں لٹکانے کی پاداش میں اہلحدیث کافر اور شیطان کے پیروکار قرار پائے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی دانشی و حکمت کے بل بوتے پر حضرت محمد عبد اللہ مظفر گڑھی نے تمام اہلحدیث کے نام ایک شائع شدہ بیعت نامہ جاری فرمایا ہے جس کے ذریعہ انہوں نے مجہال پیدا کرنے کی ہے اس بیعت نامہ کی چند شرائط یہ بھی ہیں کہ بیعت کرنے والا نہ ریڈیو خریدے گا نہ سنے گا اور نہ اسے اپنے گھر میں رکھے گا وغیرہ اس بیعت نامہ کی اشاعت کی محرک جو چیز بنی وہ کچھ خواب اور چند خیالات ہیں جو نماز اور وضو کے دوران ان کے ذہن میں پیدا ہوئے۔ الہام وغیرہ کا دعویٰ نہیں کیا گیا اور یہ اللہ کا بڑا کرم ہے جو ان کے حال پر ہوا۔ ورنہ جس ذہنی کیفیت سے یہ بزرگ دوچار ہیں اس سے یہ دعویٰ بعید نہیں تھا۔ تاہم یہ دعویٰ موجود ہے کہ جمعیت سے کٹ کر علیحدہ ہو جانے اور نئی "امارت" قائم کرنے کا یہ عمل بہرحال القائے ربانی ہی کے تحت ہوا۔

فکری انتشار جس کی تصویر آپ گذشتہ جماعتوں کے ان "دکھائی" میں نظر آرہی ہے ان خطرناک "تضادات" کی تخلیق کرتا ہے جو ہمارے معاشرتی نظام کے لئے انتہائی حد تک زہرناک ہیں اور جن کی ۲

موجودگی میں دین کے خلاف شکوک و شبہات کی لہلہاتی فصل کے لئے حالات سازگار ہو گئے ہیں۔ معاشرتی نظام پر نظر رکھنے والوں کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ ان تضادات کی موجودگی میں کوئی معاشرہ ترقی کی کوئی منزل طے نہیں کر سکتا۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نومبر ۱۹۶۷ تا اکتوبر ۱۹۶۹

قائدین مقامی کے تقرر کی معیاد ۳۱- اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائد کا نیا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

انتخاب قائد مجلس کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہو گی

۱- قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہو گی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہو گا۔ جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو

۲- جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ داڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ داڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جاسکتی ہے۔

۳- قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا

۴- مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیداران ہی برقرار رہیں گے۔

۵- یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقعہ پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو۔ تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے اسی طرح ایسے انتخابات کے موقعہ پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶- انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیداران قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ بروقت پہنچنا ممکن نہیں اسلئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احبابِ جماعت کیلئے ایک ضروری وضاحت

بعض احباب جماعت احمدیہ مختلف مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کو ایسے خطوط لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کے لئے فلاں عمارت سے کوئی جگہ الاٹ کر دی جائے ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جملہ مرکزی عمارتوں کی تقسیم برائے رہائش جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت کی جاتی ہے۔ اور اس موقعہ پر جملہ مرکزی عمارات نظام جلسہ سالانہ کی تحویل میں ہوتی ہیں

(افسر جلسہ سالانہ)

ولادت مورخہ ۲۴ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکاء اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی عطا فرمائے نیک اور خادم دین بنائے آمین

(عطاء اللہ کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

احباب متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل احباب جو کہ ایک عرصہ سے نظارت بیت المال کے کھاتہ افراد میں شامل چلے آرہے ہیں۔ ان کے موجودہ ایڈریس جس پر خط وکتابت ہو سکے درکار ہیں لہٰذا یہ دوست اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرما دیں علاوہ ازیں اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی دوست کے ایڈریس کا علم ہو تو مہربانی کر کے نظارت بیت المال کو مطلع فرما دیں :-

۱- لطیف احمد صاحب پلاٹ ۵ حویلی ریشم رنگ تحصیل سمندری ضلع لائلپور

۲- مسعودہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب دائی ریڈ کراس ڈسپنسری چک ۲۷ ردام دھالی ضلع لائلپور

۳- چوہدری مل محمد صاحب چک ۱۲۷ گ ب ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

۴- چوہدری منیر احمد صاحب نکل چک ۲۸۱ عبد پور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

(ناظر بیت المال)

ماہِ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۶۷ء تک جاری رہیگی آج ہی ایک کارڈ بھیجکر کتاب "خیر و برکت" مفت منگوائیے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

دوائی فضل الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اسکے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے بارہا تجربہ میں آچکا ہے مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے۔ قیمت مکمل کورس ۱۶/-

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز/صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۱۷

میں امۃ الحکیم لطیفہ بنت مولانا ابوالعطاء جالندھری قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر سترہ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۷/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے والدین کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ہر آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحکیم لطیفہ۔
گواہ شد: عبدالرحمن انور دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد: ابوالعطاء جالندھری ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۱۸

میں تاج بیگم زوجہ قریشی عبدالمنان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند
۲۔ کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو میں اپنی آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ تاج بیگم
گواہ شد: ملک خادم حسین (ریٹائرڈ ڈکٹیشن) حال واقف عارضی خوشاب۔
گواہ شد: ماسٹر عبدالمنان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۱۹

میں عبدالرحیم خان ولد فتح دین صاحب قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن سی ۲۹۶/۳ محلہ امیر انوالہ خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۵/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان سی ۲۹۶/۳ محلہ امیر انوالہ خوشاب مالیتی ۷۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۱٫۶۶ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: عبدالرحیم خان بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا۔
گواہ شد: محمد مختار اوورسیر جھنگ صدر حال واقف عارضی خوشاب
گواہ شد:۔ عبدالرشید صدر موصیان خوشاب ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۰۲۰

میں زرینہ اختر زوجہ عبدالرشید خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

زیور۔ چوڑیاں طلائی چار عدد وزن چار تولے قیمت ۴۰۰ روپے (۲) گلوبند طلائی ۲½ تولے قیمت ۲۵۰ روپے (۳) کانٹے طلائی وزن پونے دو تولے، قیمت ۲۰۰ روپے۔ (۴) انگوٹھی دو عدد نصف تولہ قیمت ۵۰ روپے (۵) نقد مبلغ ۳۰۰/- روپے کل میزان ۱۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی، نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور ہو جانی چاہیے

الامۃ زرینہ اختر زوجہ عبدالرشید خان خوشاب۔
گواہ شد: ملک خادم حسین ریٹائرڈ ڈکٹیشن حال واقف عارضی۔ خوشاب
گواہ شد: عبدالرشید خان۔ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۲۱

میں عبدالغفار ولد حافظ عبدالکریم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۵/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ عبدالغفار خان
گواہ شد:۔ ملک خادم حسین ریٹائرڈ ڈکٹیشن حال واقف عارضی خوشاب۔
گواہ شد:۔ عبدالرشید صدر موصیان خوشاب

ٹنڈر نوٹس

جملہ خواہشمند اشخاص سے سربمہر ٹنڈر برائے مندرجہ ذیل کام جو چھوٹے چھوٹے لاٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کندیاں شمالی، کندیاں جنوبی اور لیاقت آباد رینج میں مطلوب ہیں۔

قسم کام	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار تخمینہ	کام مکمل کرنے کی تاریخ
۱۔ فائنل فلنگ	۳۳۷	۷،۰۳،۰۰۰ مکعب فٹ	دسمبر ۱۹۶۷ء
۲۔ فسٹ تھننگ	۱،۷۶۳٫۳	۷،۰۴،۷۵۰ ″	مارچ ۱۹۶۸ء
۳۔ سیکنڈ تھننگ	۹۱۹٫۴	۷،۵۳،۱۰۰ ″	مارچ ۱۹۶۸ء

ٹنڈر لفافہ پر صاف طور پر کام کی نوعیت درج ہونی چاہیے اور ٹنڈر بذریعہ رجسٹری ڈاک مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء بوقت ۱۱ بجے دن تک بنام چوہدری محمد افضل ڈویژنل فارسٹ افسر میانوالی پہنچنے ضروری ہیں۔ یا ٹنڈر بکس جو اس مطلب کے لئے دفتر ہذا میں رکھا گیا ہے۔ تاریخ اور وقت مقررہ سے پہلے ڈالنے ہوں گے۔ مفصل ٹنڈر نوٹس، فارم اور کام کی تفصیل زیر دستخطی یا دفتر متعلقہ رینج افسر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر مقررہ وقت اور تاریخ پر کھولے جائیں گے۔ اگر ٹنڈر دہندگان حاضر ہونا چاہیں تو تشریف لا سکتے ہیں

مہتمم جنگلات میانوالی
فارسٹ ڈویژن میانوالی

۶۷/۱۲/۲ (م) ۱۸۶۴

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر زندگی وقف کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے

واقفین زندگی اور جماعت کو اس انعام کی قدر کرنی چاہیئے

مبلغین کے اعزاز میں ایک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر

ربوہ ــــــ ۲۴ نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مقامی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور فریضہ تبلیغ ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ واقفین کو اور جماعت کو اس انعام کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنا چاہیئے۔

مورخہ ۲۴ نومبر بعد نماز عصر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے احاطہ خلافت لائبریری میں مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ (جو حال ہی میں امریکہ سے واپس تشریف لائے) مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عنقریب بیرونی ممالک میں تشریف لے جا رہے ہیں) کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت شمولیت فرمائی۔

اس موقع پر تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے کی، مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے مبلغین کرام کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں تینوں مبلغین کرام نے مختصر تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیمتی ارشادات سے نوازا۔

حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی خاطر اپنی زندگیوں کو وقف کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے جو اس زمانہ میں ہماری جماعت کے افراد کو حاصل ہے۔ ہمارے مبلغین کو اس انعام کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اس کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ اس احسان کو پہچانے جو واقفین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان پر کر رہا ہے۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ جماعت اور بالخصوص واقفین زندگی کو اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داریوں کو خلوص نیت سے ادا کرنے کی توفیق دے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا فرمائی اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ضروری اعلان

جنوری ۶۸ء کے مصباح میں مختلف مضامین کے علاوہ کشیدہ کاری اور خانہ داری کے صفحات بھی مخصوص کئے جائیں گے۔ ذوق رکھنے والی بہنیں پھولوں کے ڈیزائن (جو خود بنائے گئے ہوں) ٹانکے کے نمونے۔ بچوں کے اونی سویٹر، ٹوپیوں کے مختلف نمونے اور دستانے کی ترکیب مختلف کھانوں کے پکانے کے طریق اچار، چٹنیاں، مربہ جات، سکوائش وغیرہ بنانے کی ترکیب نیز بچوں کی دیکھ بھال اور گھریلو علاج کے نسخہ جات گھر کی آرائش وغیرہ کے متعلق مضامین لکھ کر ۱۰ دسمبر تک بھجوانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ وقت مختصر ہے لیکن بہنوں کے مخلصانہ تعاون سے مجھے امید ہے کہ یہ سب چیزیں بر وقت مجھے مل جائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مدیرہ مصباح)

رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں مسجد مبارک میں روزانہ قرآن پاک کا درس ہوا کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے درس کے لئے مندرجہ ذیل علمائے کرام کو مقرر کیا گیا ہے۔

درس کنندہ	حصہ درس	متبادل درس کنندہ
۱۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی	سورۃ فاتحہ تا نساء	مکرم میر محمود احمد صاحب
۲۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب	سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب
۳۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری	سورۃ یونس تا سورۃ مریم	مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۴۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری	سورۃ طٰہٰ تا سورۃ سجدہ	مکرم مولوی قمر الدین صاحب
۵۔ مکرم ابوالمنیر نور الحق صاحب	سورۃ احزاب تا سورۃ ق	مکرم مولوی دوست محمد صاحب
۶۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب	سورۃ الذاریات تا سورۃ لہب	شیخ مبارک احمد صاحب

آخری تین سورتوں کا درس دینے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی جائے گی۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ہفتہ صفائی ۔ ۸ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۶۷ء

تمام قائدین مجالس مطلع رہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۸ تا ۱۴ دسمبر ہفتہ صفائی کے اہتمام کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ذاتی صفائی اور ماحول کی صفائی کے علاوہ ملکی مارسکیم کو کامیاب بنانے کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں تفصیلی ہدایات ہر مجلس کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ مرکز آپ سے توقع رکھتا ہے کہ آپ اس ہفتہ صفائی کو ہر رنگ میں کامیاب بنائیں گے اور بعد ازاں اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع فرمائیں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرگودہا میں تشریف آوری کی جو رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی ہے اس کا آخری پیرا درست شائع نہیں ہو سکا۔ حضور مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ کی کوٹھی پر نہیں بلکہ مکرم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم (برادر شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ) کی کوٹھی پر تشریف لے گئے تھے اور وہیں پر حضور نے دعا فرمائی تھی۔

(عبدالحمید پراچہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا)

درخواست دعا۔ مکرم محمد شریف صاحب اختر کارکن دفتر الفضل کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

بعض مجبوریوں کی بناء پر اس دفعہ ماہنامہ انصار اللہ ۲۵ تاریخ کو پوسٹ کیا گیا ہے۔

اگر کسی دوست کو دو چار روز کے اندر اندر پرچہ نہ ملے تو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷